فرض نماز کے بعد دعا مستحب ہے

نوٹ:۔ یہ دعا نماز کا حصہ نہیں ہے،، البتہ اللہ سے مانگنے کے لئے مستحب ہے

از:۔ احقر ثمیر الدین قاسمی، انگلینڈ

24 حدیث اور 2 آیت سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا کرنا مستحب ہے، بدعت نہیں ہے، البتہ یہ نماز کا حصہ نہیں ہے

عرب کے ایک مفتی صاحب نے بیان میں کہا کہ فرض نماز کے بعد دعا بدعت ہے، پھر انہوں نے کہا کہ حدیث میں جہاں، دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوبَات، کا لفظ ہے اس کا مطلب ہے، تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے دعا پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد نہیں

لیکن دبر الصلوۃ المکتوبات، کا ترجمہ سلام سے پہلے کرنا اس لئے صحیح نہیں ہے کہ بہت سی احادیث میں، اذا فرغ من الصلوۃ، اور حین سلم، کا لفظ ہے کہ سلام سے فارغ ہونے کے بعد دعا، اوراذ کار کرے، اس لئے دبر الصلواۃ المکتوبات کا ترجمہ سلام سے پہلے کرنا صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے، حدیث اور قول صحابی کی روشنی میں صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ سلام سے پہلے بھی دعاء مسنونہ پڑھے، جو ہمارے یہاں رائج ہے، اور سلام کے بعد بھی دعا، اذکار، استغفار، اور تسبیحات پڑھے

ناچیز نے 24 حدیثیں، اور 2 آیتیں پیش کی ہیں،۔ان احادیث کو پیش کر کے کسی کی تغلیط مقصود نہیں ہے، وہ واقعی بڑے لوگ ہیں، بلکہ اہل علم اس بارے میں غور کر سکیں، اور تمام احادیث میں تطبیق دے سکیں اس لئے ان کو پیش کر رہا ہوں، بس اتنا ہی مقصود ہے،۔۔ثمیر الدین قاسمی

فرض نماز کے بعد دعا کریں یا نہ کریں

اس بارے میں تین بحثیں ہیں

ا۔۔۔پہلی بحث۔۔ایک بحث یہ ہے کہ اجتماعی دعا کا ثبوت ہے یا نہیں ہے، تو عرض یہ ہے کہ میں نے بہت مکتبہ شاملہ سے تلاش کی تو صراحت کے ساتھ اجتماعی دعا کا ثبوت نہیں ملا، البتہ حدیث کے کچھ اشارات ایسے ہیں جن سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ اجتماعی دعا کا ثبوت ہے (علماء کی خدمت میں گزارش یہ ہے کہ مزید تلاش جاری رکھیں، شاید کچھ نکل جائے)

۲۔۔۔دوسری بحث یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد امام بھی اپنے لئے دعا کرے، اور مقتدی بھی اپنے اپنے لئے دعا کریں، تو اس کا ثبوت دسیوں حدیث میں موجود ہے، اس لئے فرض نماز کے بعد دعا کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہے، البتہ یہ نماز کا حصہ نہیں ہے، اور لازم بھی نہیں ہے

۳۔۔۔تیسری بحث یہ ہے کہ نماز کے بعد جو دعا مانگیں، اس کو ہاتھ اٹھا کر مانگیں، یا ہاتھ اٹھائے بغیر مانگیں۔۔اس کی تفصیل آگے ہے

ا۔اجتماعی ذکر کا ثبوت

اس حدیث کے اشارے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں فرض نماز کے بعد اجتماعی طور پر دعا، اور ذکر ہوا کرتا تھا، اور امام بلند آواز سے ان اذکار کو پڑھتے تھے، اور پیچھے کے مقتدی اسی بلند آواز کو سن کر یہ سمجھتے تھے کہ نماز اب ختم ہو چکی ہے

اس کے لئے حدیث یہ ہے

1۔۔اَنَّ ابْـنَ عَبَّـاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: »أَنَّ رَفْـعَ الصَّوْتِ، بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ المَكْتُوبَةِ كَـانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ (بخاری شریف، باب الذکر بعد الصلوۃ، نمبر ۸۴۱)

ترجمہ:۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ۔جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوجاتے ذکر کی آواز کا بلند ہونا حضور ﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا۔حضرت ابن عباسؓ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب ہم بلند آواز سنتے تو ہمیں معلوم ہو جاتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

2۔۔أَنَّ ابْـنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: »أَنَّ رَفْـعَ الـصَّـوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، كَـانَ عَـلَـى عَـهْـدِ الـنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ« وَأَنَّـهُ قَـالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »كُـنْـتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ، إِذَا سَمِعْتُهُ (مسلم شریف، باب الذکر بعد الصلوۃ، نمبر ۵۸۳)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس نے خبر دی ہے کہ۔فرض نماز سے فارغ ہونے کے وقت ذکر کی آواز کا بلند ہونا حضور ﷺ کے زمانے میں تھا، اور ہم اسی کو سن کر سمجھتے تھے کہ یہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں

ان دونوں حدیثوں میں، أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، سے اس بات کی صراحت ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرتے تھے، اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر کرتے تھے، سلام سے پہلے نہیں، اس میں نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا ثبوت ہے، اس لئے اس کو بدعت کہنا صحیح نہیں

3۔۔قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ »لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ« وَقَالَ: »كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ (مسلم شریف، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ، نمبر ۵۹۴)

ترجمہ:۔ ہر نماز سے سلام کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر کہتے تھے۔»لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُون. پھر یہ بھی فرماتے کہ

C:\Users\pc\Desktop\nimaz kay bad duwa\nimaz kay bad duwa.inp 29/11/2022 14:52 PAGE 5 (1,1)

حضور ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے تھے

بخاری اور مسلم کے ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضور کے زمانے میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر اور دعا کرنے کا رواج تھا، امام ایسا کرتے تھے، اور مقتدی ان کا ساتھ دیتے تھے

پھر، کَانَ عَلَی عَھْدِ النَّبِیِّ ، کے جملے میں اس کا بھی اشارہ ہے کہ یہ تعامل کبھی کبھار نہیں ہوتا تھا بلکہ تسلسل کے ساتھ اس پر عمل ہوتا تھا

، حِیـنَ یُسَلِّمُ ، سے یہ بھی پتہ چلا کہ یہ بلند آواز سے ذکر سلام کے بعد کرتے تھے سلام سے پہلے نہیں

اس لئے ۔ان تینوں حدیثوں کے اشارے سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا، اجتماعی ذکر مستحب ہے، یہ بدعت نہیں ہے، کیونکہ حدیث سے جو چیز ثابت ہوتی ہو وہ بدعت نہیں ہوتی ہے

ہمارے علماء نے انہیں احادیث کی بنیاد پر فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا اہتمام رکھا ہے

۲۔فرض نماز کے بعد دعا کا ثبوت

اجتماعی طور پر دعا کرنے کا فتوی اگر نہ بھی دیں لیکن اپنے اپنے طور پر فرض نماز کے بعد دعا کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے، احادیث میں اس کی تاکید آئی ہے، اس کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہے۔

۔اس کے لئے یہ احادیث ہیں

4۔۔عَنْ أَبِی أُمَامَةَ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَیُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: »جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ .«: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. (ترمذی شریف، باب، نمبر ۳۴۹۹)

ترجمہ :۔حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے مقبول دعا کون سی ہے، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ درمیانی رات کی دعا، اور فرض نماز کے بعد کی دعا۔

یہ حدیث صحاح ستہ کی ہے، اس حدیث میں تاکید ہے کہ فرض نماز کے بعد، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَات ، دعا بہت مقبول ہوتی ہے، کیونکہ بندے نے اللہ کی عبادت کی ہے، اس لئے اس کے بعد کی دعا مقبول ہے، اس لئے اس وقت اہتمام کے ساتھ دعا کرنی چاہئے ، بے توجہی میں اس کو چھوڑ نہیں دینی چاہئے ، کیونکہ اس وقت جو کچھ مانگو گے وہ مل جائے گا۔

یہاں، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَات، کا ترجمہ سلام سے پہلے دعا کرنا اس لئے صحیح نہیں کہ بہت سی احادیث میں بعد انصراف الصلوہ ، اور بعد السلام کا لفظ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا سلام کے بعد دعا پڑھی، اس لئے دبر الصلوات، کا ترجمہ ہوگا نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا پڑھے۔آپ حضرات بھی اس پر غور کریں۔

اس حدیث میں نماز کے بعد دعا کرنے کی تاکید ہے

5۔۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ«: »هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ. (ترمذی شریف، باب منہ، نمبر۳۳۷۱)

ترجمہ :۔حضرت انس بن مالک حضور ﷺ نے نقل کرتے ہیں، کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

نماز چونکہ بڑی عبادت ہے، اور دعا عبادت کا مغز ہے، اس لئے نماز کے بعد ضرور دعا کرنی چاہئے

اس حدیث میں ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔اور فرض نماز بہت بڑی عبادت ہے،اس لئے اس کے بعد دعا کرنی چاہئے تا کہ یہ عبادت کا مغز بنے،اور قبولیت کے زیادہ قریب ہو

،انہیں احادیث کو سامنے رکھ کر کچھ اہل علم نے فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا اہتمام کیا ہے

حدیث میں نماز کے بعد چار قسم کی دعا کا ذکر ہے

انفرادی نماز ہو یا جماعت کی نماز، دونوں نماز سے فارغ ہونے بعد چار قسم کی دعا کا ذکر ملتا ہے

ا۔۔نماز کے بعد لمبی دعا کریں

۲۔۔نماز کے بعد بہت چیزوں سے پناہ مانگنا

۳۔۔نماز کے بعد تسبیحات

۴۔۔۔نماز کے بعد اذکار پڑھیں

پہلی۔۔۔نماز کے بعد لمبی دعا کا ثبوت ان احادیث میں ہے

6۔۔كَتَبَ الْمُغِيرَةُ، إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ إِذَا سَلَّمَ: »لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ (بخاری شریف، باب الدعا بعد الصلوۃ، نمبر ۶۳۳۰)

ترجمہ :۔مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہؓ کو خط لکھا کہ حضور ﷺ ہر فرض نماز میں سلام کے بعد، »لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ، کہا کرتے تھے

یہ بخاری شریف کی حدیث ہے،اس حدیث میں صراحت کے ساتھ ہے کہ فرض نماز کے بعد حضور ﷺ لمبی دعا کیا کرتے تھے،اوراس میں یہ بھی ہے کہ سلام کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اس کا بھی دھیان رہے کہ خود بخاری شریف نے اس کوذکرنہیں کہا بلکہ، **الدعا بعد الصلوۃ** ،کہاہے،اس لئے ہر نماز کے بعد دعا کا ثبوت ہوا۔

7۔۔عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَسَلَّمَ، قَالَ: 'اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.' (صحیح ابن خزیمہ،باب جامع الدعاء بعد الصلوۃ،نمبر ۷۴۳ / ابوداود شریف،باب مایقول الرجل اذا سلم،نمبر ۱۵۰۹)

ترجمہ :۔حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے،اور سلام پھیر لیتے تو یوں کہتے۔اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ."\قَالَ أَبُو صَالِحٍ: "\لَا إِلَهَ لِي إِلَّا أَنْتَ۔الخ

اس حدیث میں، إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَسَلَّمَ ،سے معلوم ہوا کہ سلام کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے،اس لئے سلام کے بعد دعا کرنا بدعت نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے

اس کا بھی دھیان رہے کہ اس حدیث میں اذکار کے بجائے اپنے لئے دعا ہے)

8۔۔حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهُ، يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ : »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ «، فَجَعَلْتُ أَدْعُو بِهِنَّ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أَنَّى عُلِّمْتَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قُلْتُ: يَا أَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُو بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ، فَأَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ، قَالَ: فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَيَّ، »فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ« (سنن نسائی، باب الاستعاذہ من الفقر، نمبر ۵۴۶۵)

ترجمہ :حضرت ابوبکرہؓ نے اپنے والد سے ہر نماز کے بعد یوں کہتے سنا۔اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی دعا پڑھنی شروع کی ،تو میرے والد نے کہا کہ یہ کلمات تم نے کہاں سے سیکھا ہے،تو میں نے کہا کہ آپ کو ہر نماز کے بعد انہیں کلمات سے دعا کرتے سنا ہے، اور آپ ہی سے لیا ہے،تو والد صاحب نے کہا کہ میرے پیارے بیٹے اس کو لازم پکڑلو (یعنی ہمیشہ انہیں الفاظ سے دعا کیا کرو،) اس لئے کہ حضور ﷺ نماز کے بعد انہیں الفاظ سے دعا کیا کرتے تھے

اس حدیث سے ثابت ہے کہ نماز کے بعد حضور لمبی دعا کیا کرتے تھے۔۔اور یہاں نماز مطلق ہے، اس لئے فرض نماز کے بعد بھی اس کے پڑھنے کا ثبوت ہوگا ،اس لئے جو حضرات کہتے ہیں کہ نماز کے بعد لمبی دعا ثابت نہیں ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔

نیز ؛ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ ، سے پتہ چلا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے

9۔۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: »يَا مُعَاذُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ«، فَقَالَ: " أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداود شریف، باب الاستغفار، نمبر۱۵۲۲)

ترجمہ: حضرت معاذؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ، حضور ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا، اور فرمایا کہ اے معاذ واللہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، تو حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ واللہ میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ، اے معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد، اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، کبھی نہیں چھوڑنا

اس حدیث میں اللھم کے ساتھ دعا کے الفاظ ہیں، اور اس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے بعد کبھی نہیں چھوڑنا، بلکہ اس کو پڑھتے رہنا۔۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا ہے۔

نوٹ اس حدیث میں بعض حضرات نے ،فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاة ،کا ترجمہ سلام سے پہلے دعا کرنے کو کہا ہے، لیکن یہ اس لئے صحیح نہیں ہے کہ نماز کے ختم ہونے کے بعد دبر ہوتا ہے، اس سے پہلے نہیں، پھر بہت سی احادیث میں بعد السلام، اور اذا انصرف، ٗإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ،، کا لفظ موجود ہے، اس لئے یہاں بھی دبر الصلوہ کا ترجمہ بعد السلام ہی ہوگا۔

10۔۔عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا(مصنف ابن ابی شیبۃ، باب مایقال فی دبر الصلوۃ، نمبر ۲۹۲۶۵)

ترجمہ :حضور ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے، اور سلام پھیر لیتے تو، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا، پڑھتے

یہاں بھی اللھم کے ساتھ دعا ہے جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور ﷺ پڑھتے تھے ، جس سے نماز کے بعد دعا کا ثبوت ہے

11۔۔عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي (مصنف ابن ابی شیبۃ، باب مایقال فی دبر الصلوۃ، نمبر ۲۹۲۵۵)

ترجمہ :حضرت موسی اشعریؓ جب نماز سے فارغ ہوتے تو، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي ، پڑھتے

یہاں بھی اللھم کے ساتھ دعا ہے جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک صحابی کے پڑھنے کا معمول رہا ہے، جس سے نماز کے بعد دعا کا ثبوت ہے

12۔۔حَدَّثَنِي رَجُلٌ، مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

الْغفُورُ« مِائةَ مَرَّةٍ (مصنف ابن ابی شیبۃ، باب مایقال فی دبر الصلوۃ، نمبر ۲۹۲۶۶)

ترجمہ : انصار کے ایک ادمی نے کہا کہ میں نے حضور ﷺ سے ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یہ کہتے سنا ہے، »اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغفُورُ« مِائةَ مَرَّةٍ ،

یہاں بھی اللھم کے ساتھ دعا ہے جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور ﷺ پڑھتے تھے ، جس سے نماز کے بعد دعا کا ثبوت ہے

13 ۔۔کَانَ عُمَرُ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِه، قَالَ: »اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْتَهْدِيكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِي، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ، وَاجْعَلْ غِنَائِي فِي صَدْرِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي، وَتَقَبَّلْ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي (مصنف ابن ابی شیبۃ، باب مایقال فی دبر الصلوۃ، نمبر ۲۹۲۶۸)

ترجمہ: حضرت عمرؓ جب نماز سے فارغ ہوتے تو، اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْتَهْدِيكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِي، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ، وَاجْعَلْ غِنَائِي فِي صَدْرِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي، وَتَقَبَّلْ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي، پڑھتے

یہاں بھی اللھم کے ساتھ دعا ہے جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک صحابی کے پڑھنے کا معمول رہا ہے، جس سے نماز کے بعد دعا کا ثبوت ہے

ان 10 احادیث میں فرض نماز کے بعد دعا کا ثبوت ہے، حدیثیں ان کے علاوہ بھی ہیں

دوسری۔۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد بہت سی چیزوں سے پناہ مانگے

ان احادیث میں ان چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے

14۔۔كَانَ سَعْدٌ، يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ المُكَتِّبُ الغِلْمَانَ وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ القَبْرِ (ترمذی شریف، باب فی دعاء النبی ﷺ، نمبر ۳۵۶۷)

ترجمہ:۔حضرت سعدؓ اپنے بچوں کو یہ الفاظ اس طرح سکھلاتے تھے جیسے مکتب میں چھوٹے بچوں کو سکھلاتے ہیں، اور یہ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد ان الفاظ کے ذریعہ پناہ مانگتے تھے، »اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ العُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ القَبْرِ،

اس میں بھی مطلق نماز ہے، جس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ فرض نماز کے بعد بھی ان الفاظ کے ساتھ پناہ مانگتے تھے

تیسری۔۔فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھتے تھے

اس کے لئے یہ حدیث ہے

15۔۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرٌ كَثِيرٌ مَنْ يَعْلَمُهُ قَلِيلٌ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ عَشْرَ تَكْبِيرَاتٍ، وَعَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ، وَعَشْرَ تَحْمِيدَاتٍ، فَذَلِكَ مِائَةٌ وَخَمْسُونَ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، (سنن کبری للنسائی، باب التسبیح، والتحمید، نمبر ۱۰۵۸۰)

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کم لوگ جانتے ہیں کہ یہ خیر کثیر ہے، ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ، اور دس مرتبہ الحمدللہ، پڑھے، یہ زبان پر تو ڈیڑھ سو ہوئے، لیکن وزن میں ڈیڑھ ہزار ہوگئے۔

اس حدیث میں تصریح ہے، فرض نماز کے بعد تسبیح پڑھے

16۔۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ العُلاَ، وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: «أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ» (بخاری

شریف، باب الذکر بعد الصلوۃ، نمبر ۸۴۳)

ترجمہ:۔حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ غریب قسم کے لوگ حضور ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے کہا، حضور! مالدار لوگ مال خرچ کر کے بڑے بڑے درجات لے گئے، اور نعیم مقیم حاصل کر لئے، جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی روزہ رکھتے ہیں، لیکن ان کے لئے مال کی بھی فضیلت ہے کہ وہ اس مال سے حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، اور جہاد بھی کرتے ہیں اور صدقہ بھی کرتے ہیں (جن سے ان کا درجہ ہم سے آگے ہے) تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا ایک بات نہ بتاوں، اگر تم وہ کرلوگے، تو جو تم سے آگے گئے ہیں ان کو بھی پالوگے، اور بعد والے تم کو نہیں پاسکیں گے، اور تم ان لوگوں کے درمیان اچھے ہو جاوگے، ہاں جو لوگ یہی عمل کریں گے وہ تمہارے برابر ہوں گے ہر نماز کے بعد۔ تینتیس مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہِ، پڑھو، ۔تینتیس مرتبہ وَالحَمدُ لِلّٰہِ پڑھو، ۔اور ۔تینتیس مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَر پڑھو

اس حدیث میں، خَلفَ کُلِّ صَلاۃٍ ثَلاثًا وَثَلاثِین، ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فرض نماز کے بعد بھی ان تسبیحات کو پڑھنے کی تاکید ہے

،اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے بعد یہ تسبیح پڑھے، سلام سے پہلے نہیں۔

چوتھی۔نماز کے بعد اذکار کرے

اس کے لئے یہ احادیث ہیں

17۔۔کَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ، یَقُولُ: فِی دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ حِینَ یُسَلِّمُ »لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللہِ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ، وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ مُخْلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُونَ« وَقَالَ: »کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہَلِّلُ بِہِنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلَاۃٍ (مسلم شریف، باب الذکر بعد الصلوۃ، نمبر ۱۳۴۳)

ترجمہ:۔ ہر نماز سے سلام کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر کہتے تھے۔»لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللہِ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ، وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ مُخْلِصِینَ لَہُ الدِّینَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُون. پھر یہ بھی فرماتے کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے تھے

اس حدیث میں ہے، حِینَ یُسَلِّم، کہ سلام سے فارغ ہونے کے بعد لمبا ذکر کرتے تھے،

18۔۔عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ

صَلاتِه اِستَغفَرَ ثَلاثًا وَقَالَ: »اللهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ « قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: " كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ (مسلم شریف، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ، نمبر ۵۹۱)

ترجمہ:۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو، تین مرتبہ استغفار کرتے، پھر کہتے، اللهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ « قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: " كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ،

اس حدیث میں بھی ہے، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِه ، کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لمبا ذکر کرتے تھے

19۔۔ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدِ (مسلم شریف، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ، نمبر ۵۹۳)

ترجمہ : حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو خط لکھا کہ، حضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے، ا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ

C:\Users\pc\Desktop\nimaz kay bad duwa\nimaz kay bad duwa.inp 29/11/2022 14:52 PAGE 19 (1,1)

ذَا الْجَدِّ مِنکَ الْجَد،

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لمبے اذکار بھی کیا کرتے تھے،

اس لئے فرض نماز کے بعد دعا، تعوذ، تسبیح، اور اذکار، ان تمام چیزوں کا ثبوت ہے، اس لئے اس کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہے، بلکہ حدیث سے ثابت کیا گیا کہ حضور اس کا التزام، اور دوام بھی کیا کرتے تھے

فرض نماز کے بعد دعا کے نہ ہونے کے دلائل یہ ہیں

جو حضرات فرض نماز کے بعد یہ کہتے ہیں کہ دعا بدعت ہے یا ثابت نہیں ہے ان کی دلیل یہ حدیث ہے

20۔۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُولُ: »اللهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ(سنن نسائی کبری، باب مایقول اذا قضی صلاۃ، نمبر۹۸۴۳)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نماز کے بعد جب حضور ﷺ بیٹھتے تو صرف اتنی دیر تک تشریف رکھتے جتنی دیر میں، »اللهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، پڑھ سکیں۔

اس حدیث میں حضور کے بیٹھنے کی مقدار بتائی ہے جس سے معلوم ہوا کہ نماز کے بعد لمبی دعا نہیں کرتے تھے، تھوڑا سا ذکر کرتے تھے

لیکن یہ خیال رہے کہ اس حدیث سے مختصر ہی سہی لیکن دعا کا ثبوت تو ہے، کیونکہ اس میں ذکر کے الفاظ موجود ہیں۔۔دوسری بات یہ ہے کہ کبھی مختصر دعا کی ہے، اور کبھی لمبا ذکر، اور لمبی دعا کی ہے

کچھ حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ صرف نماز کے اندر ہی دعا ہے، سلام کے بعد نہیں

21۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الصَّلاةِ،...، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُو (بخاری شریف، باب ما یتخیر من الدعا بعد التشہد، نمبر ۸۳۵)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم حضور کے ساتھ نماز میں تھے ۔۔۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، پڑھو، پھر جو دعا تم کو بہت اچھی لگے، ان الفاظ کے ساتھ دعا کرو

اس حدیث میں تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے دعا کا حکم ہے، اس لئے سلام سے پہلے ہی دعا کرنی چاہئے، بعد میں نہیں

لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں سلام سے پہلے بھی دعا مسنون ہے، جس کا ثبوت اس حدیث میں ہے، لیکن سلام کے بعد بھی دعا مستحب ہے، جس کے لئے پہلے 10 احادیث گزریں

کچھ حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ہے کہ دعا آہستہ کریں، اس لئے نماز کے بعد بلند

آواز سے دعا صحیح نہیں ہے آیت یہ ہے

1۔۔ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (سورت الاعراف ۷، آیت ۵۵)

ترجمہ: تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو، یقیناً وہ حد سے گزرنے والے کو پسند نہیں کرتا

اس آیت میں آہستہ آہستہ دعا کرنے کا ثبوت ہے

اس آیت میں پست آواز سے دعا کا ثبوت ہے

2۔۔وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا (سورت الاسراء ۱۷، آیت ۱۱۰)

ترجمہ: ۔اور تم اپنی نماز کو نہ بہت اونچی آواز سے پڑھو، اور نہ بہت پست آواز سے، بلکہ ان دونوں کے درمیان (معتدل) راستہ اختیار کرو۔

یہ حدیث قرآت کے بارے میں ہے، لیکن اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت زور سے دعا نہ کرے، بلکہ گریہ وزاری کے ساتھ بھینی بھینی آواز اور پست آواز سے دعا کرے، تا کہ تمام آیات اور احادیث پر عمل ہو جائے

C:\Users\pc\Desktop\nimaz kay bad duwa\nimaz kay bad duwa.inp 29/11/2022 14:52 PAGE 23 (1,1)

۳۔۔۔دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون ہے

تلاش کے باوجود ابھی تک نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی حدیث نہیں ملی، صرف استسقاء میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت ملتا ہے

لیکن جن حضرات نے نماز کے بعد دعا کو مسنون، یا مستحب قرار دیا ہے انہوں نے دعا میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو اس حدیث سے جائز قرار دیا ہے

22۔۔عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، »أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ (ابوداود شریف، باب الدعاء، نمبر ۱۴۹۲)

ترجمہ حضور ﷺ جب بھی دعا کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لیتے

23۔۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ، وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا، فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ (ابن ماجہ شریف، باب من رفع یدیہ فی الدعاء، نمبر ۱۱۸۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی سے جب بھی دعا کرو تو دونوں ہتھیلوں کے باطن حصے کو سامنے کر کے دعا کیا کرو، اور ہتھیلیوں کے پشت کے حصے کو سامنے کر کے دعا نہ کیا کرو، اور جب دعا سے فارغ ہو جاو تو دونوں ہتھیلیوں کو چہرے پر ملو۔

اس حدیث میں دعا کرنے کے آداب بتائے گئے ہیں، کہ جب بھی دعا کرو تو اس طرح کرو، کہ

ہتھیلی کو اللہ کے سامنے پھیلاو، جس طرح ایک عاجز فقیر بادشاہ کے سامنے پھیلاتا ہے، اس میں انتہائی عاجزی کا اظہار ہے، اور دعا کے قبول ہونے کا زیادہ چانس ہے

جن حضرات نے نماز کے بعد کے دعا کو مستحب قرار دیا انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی دعا کرو تو ہاتھ اٹھاو

24۔۔عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ، أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا (ابوداود شریف، باب الدعاء، نمبر ۱۴۸۸)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا رب کریم ہے جب بندہ اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو ان کو خالی ہاتھ لوٹانے میں شرم آتی ہے (اس لئے اللہ ضرور دعا قبول کرتے ہیں)

اس حدیث میں دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کو مستحسن قرار دیا ہے

نماز جیسی عظیم عبادت کے بعد اللہ سے مانگنے کا بہت سنہرا موقع ہے

ایک بڑی بات یہ بھی ہے کہ نماز پڑھ کر ایک عبادت ادا کی ہے، اب اس کو اللہ کے حضور میں وسیلے کے طور پیش کر کے اب عاجزی کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر اپنے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگ رہا ہے، کیونکہ یہ مانگنے کا وقت بہت اچھا ہے، اس وقت بھی اللہ سے نہیں مانگے گا تو کب مانگے گا اس لئے اس کو بدعت کہہ کر منع کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے، جبکہ 24 حدیثوں سے نماز کے بعد دعا کرنے کا ثبوت ابھی پیش کیا ہے

عوام نماز کے بعد کی دعا بھول جائیں گے

میں نے دیکھا کہ عرب کے جن ملکوں میں فرض نماز کے بعد دعا نہیں کرتے ہیں، وہاں بہت سے عوام کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ فرض نماز کے بعد کم سے کم انفرادی دعا کا ثبوت ہے، اور اس کی بہت اہمیت ہے، اور اس کا التزام کرنا چاہئے، بلکہ ایسا بھی دیکھا کہ نماز کے بعد سنت بھی نہیں پڑھی اور مسجد سے بھاگ نکلے، جب کہ میں نے ابھی 24 احادیث پیش کی ہے کہ فرض نماز کے بعد پست آواز سے ذکر کرنا، دعا کرنا، تعوذ پڑھنا، اور تسبیح پڑھنا ثابت ہے

میرا خیال ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اسی کوتاہی کو محسوس کیا تھا، جس کی بنیاد پر فرض نماز کے بعد دعا کا معمول بنالیا، اور عوام کو اس کی اتنی عادت ہوگئی کہ دعا کئے بغیر اور اللہ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے بغیر چین ہی نہیں آتا ہے (اللہ تعالی ہمارے بزرگوں کو جزاء خیر دے)

یہ چند گزارشات ہیں، اس پر اہل علم غور فرمائیں، اور غلطی ہوئی ہو تو اس پر مطلع فرمائیں، میں دل سے شکر گزار رہوں گا۔۔۔۔۔والسلام

احقر ثمیر الدین قاسمی، انگلینڈ

۲۰/ ۱۱/ ۲۰۲۲ء